ترجمہ اسپیچ

جو

سر جان ہیوٹ صاحب بہادر لفٹننٹ گورنر ممالک متحدہ آگرہ و اودھ نے

بمقام لکھنؤ

دار العلوم ندوۃ العلماء کا سنگ بنیاد نصب کرنے کے موقع پر

۲۸- نومبر ۱۹۰۸ء کو

ارشاد فرمائی

حسب ایماء مجلس انتظامیہ ندوۃ العلماء

محمد ابراہیم خان کی مطبع شمسی آگرہ میں

محمد بشیر الدین خان منیجر کے اہتمام سے چھپی

صاحبو۔

مین نے آپ کے اُس اڈریس کا ترجمہ بہت شوق سے سُنا جسکا اصل
آپ نے میرے پاس اپنی شرع شریف کی زبان عربی مین پیش کیا ہے -
آپ کا ندوہ جیسا کہ اسکے نام سے ظاہر ہوتا ہے - ابتداءً علم الٰہیات کے درس کی
غرض سے قائم ہوا تہا مگر جو حال اُسکے اغراض و مقاصد کا آپ نے بیان کیا اُس سے
معلوم ہوتا ہے کہ آپکے ندوہ نے بدین غرض کہ تغیرات زمانہ کے مطابق ترقی کرے اور
زمانہ موجودہ کے حالات و ضروریات کے لئے موزون ہوجاسے نہایت عقلمندی سے یہ
امر طے کیا ہے کہ اپنے منشا رو کارروائی کو وسعت دے - جیمیس لاٹوش صاحب بہادر نے
جو مجھسے پیشتر اس منصب لفٹنٹ گورنری پر ممتاز تھے آپکے ایک ایڈریس کے جواب مین
جو اسوقت سے چھ سال پیشتر آپنے دیا تہا یہ فرمایا تہا " آپکا منشا وہ مقصد تعلیم سے تعلق رکھتا
ہے یعنی تعلیم دنیوی کا اوصاف مذہبی و اخلاقی کے حصول کے ساتھ شریک کیا جانا۔
یہ مقصد نہایت اعلیٰ ہے " بیشک آپنے جو مقاصد ندوہ کے قائم کئے ہین یعنی تعلیم کی
ترقی اور نصاب تعلیم عربی کی اصلاح اور مسلمانون کے اخلاق کی درستی اور علماے دین کے

باہمی اختلافات کا دور کیا جانا اور مسلمانون کے عام فلاح و بہبود کی ترقی یہ نہ صرف اس قابل ہین کہ پیروان مذہب اسلام انکی حمایت و اعانت کرین بلکہ یہ ایسے کل اشخاص کی حمایت و اعانت کے بھی قابل ہین جو دوسرے مذہب کو صدق دل سے مگر غیر متعصبانہ طور پر مانتے ہین - آپ پولیٹیکل یعنی سیاست ملک کے معاملات سے احتراز کرتے ہین اور ندوہ کے قیام کے متعلق قواعد مین سے ایک یہ ہے کہ آپ پولیٹیکل معاملات سے کچھ تعلق نہ رکھینگے بجز اُس حالت کے کہ گورنمنٹ خود کسی مسئلہ کی نسبت آپکی راے دریافت کرے - یہ سنکر بہت خوشی ہوئی کہ آپنے گورنمنٹ برٹانیہ کی نسبت خیالات وفاشعاری کا اظہار ایسے صاف الفاظ مین کیا ہے جنکے معنی مین کچھہ شک نہین ہوسکتا ہے اور مجھکو یقین ہے کہ آپکے ندوہ اپنا اثر اسطرح ڈالیگا کہ حکام کی تائید ہو اور شورش و فساد و خیالات بداندیشی کی مخالفت کیجاے آپ کی جماعت کو جو بہ لحاظ اپنی سرشت ہی کے تبدیلات و تغیرات کے خلاف ہے حالات موجودہ کی سخت ضرورتون کے باعث یہ تجویز اختیار کرنی پڑی ہے کہ عربی تعلیم کے نصاب قدیم مین اسطور پر ترمیم کرے کہ آپکی مذہبی زبان کے طلبہ ایک حد تک اہل یورپ کے سائینس اور علم ادب اور فنون کی بھی تعلیم پائین جو زمانہ حال مین ملک ہند کیلئے نہایت ضروری ہوگئی ہے مگر جس سے آپکے ہم مذہب گذشتہ پشتون مین بہت ہی کم بہرہ مند تھے -

دس سال ہوے ایک دارالعلوم ابتدائی مدرسہ عربی کے طور پر قائم کیا گیا تھا - یہ جلد ترقی پاکر

بہ نسبت پیشتر کے زیادہ اعلیٰ درجہ کا مدرسہ ہوگیا اور آج کے دن ہم اُن عمارات کا سنگ بنیاد نصب کرنیکے لئے جمع ہوئے ہین جو آپکے کالج یعنی اعلیٰ دارالعلوم کا مقام ہونگی۔ صاحب ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم سے یہ معلوم ہوکر ہمکو نہایت مسرت ہوئی کہ مشہور عالم زبان عربی ڈاکٹر ہاروز صاحب کی راے مین آپکا مدرسہ عربی ممالک متحدہ مین سب سے بہتر اور مکمل ہے۔ صرف اس مدرسہ مین عربی بطور مروج زبان کے سکھائی جاتی ہے اور علم ادب عربی کی محض لغرض تحصیل علم تعلیم دیجاتی ہے۔ مین یقین کرتا ہون کہ کل ملک ہند مین صرف یہی ایسا مدرسہ اعلیٰ ہے جہان مولویون کو درس دینے کی تعلیم دیجاتی ہے۔ آپکا منشا یہ ہے کہ یہان کے طلبہ کو تربیت و تعلیم دیجاے اور اُنمین امانت و دیانت اور وفاشعاری کے خیالات قائم کئے جائین۔ اسکے ساتھ ہی چونکہ آپ کی راے مین قوم مسلمانان کی بہبود آیندہ بلحاظ تمدن و اخلاق اُس اثر پر موقوف ہے جو جماعت علما عام لوگون پر ڈال سکتی ہے اسوجہ سے آپنے یہ دانشمندانہ فیصلہ کیا ہے کہ طلبہ کو یہ موقع دیا جاے کہ مذہبی تعلیم کے ساتھ ساتھ علوم جدیدہ سے بھی کچھہ بہرہ یاب ہون جنکے بغیر وہ دوسری قومون کے تعلیم یافتہ لوگونکی برابری نہین کرسکتے ہین نصاب تعلیم مین علم ادب انگریزی داخل ہے مگر انگریزی کی تعلیم کم ضروری قرار دیگئی ہے اور جیسا کہ بتایا جاتا ہے تمام اعلی تعلیم کیطرف زیادہ توجہ کیجاتی ہے آپکی اس خواہش سے کہ ملاون اور واعظونکی تعلیم مین دنیوی علوم بھی شامل کردیے جاوین آپکا منشا یہ ہے کہ اُن لوگون کے لئے جو اب بھی قدیم اسلامی طرز کی تعلیم زیادہ پسند کرتے ہین کار و بار معاش کی تعلیم کا اُس سے بہتر سامان کردیا جاے جیسا کہ نہا

ایسے علوم کی تحصیل مین مصروفیت سے ہو سکتا ہے جنہین محض قدامت ہی کے باعث علم سائنس جدید کی طرف سے بے پروائی بلکہ مخالفت بھی ہے - دنیوی تعلیم حال مین یونیورسٹی الہ آباد کے جلسہ کانووکیشن مین جو تقریر مین نے کی اُس مین زمانہ موجودہ کے اُس میلان کی نسبت کہ تعلیم کو مذہب سے بے تعلق کردیا جاے مین نے افسوس ظاہر کیا تھا- آپ نے اپنے ایڈریس مین یہ بیان کیا کہ آپکا سب سے اہم وضروری کام یہ ہے کہ عموماً تعلیم عربی مین اصلاح کی جاے اور اسطرح ایسے علما زمانہ حال کی ضروریات کے موافق طیار کئے جائین جو عام خلائق کی معاملات مذہبی مین ہدایت کرین - آپ کی یہ کوشش کہ اُن لوگون کو جو آپکے دار العلوم مین پڑہتے ہین جہان تک کہ طرز قدیم کے ساتھ ساتھ ممکن ہو ایسی تعلیم دی جاے جو بہ نسبت سابق کے بہتر اور زیادہ وسیع خیالی پر مبنی ہو آپ کی قوم کیلئے بہت مفید کام ہے جسکی سخت ضرورت تھی اور یہ ایسا کام ہے جو صدق دل سے اعانت اور حوصلہ افزائی کے قابل ہے - اُس تقریر مین جسکا مین نے ابھی ذکر کیا مین نے یہ ظاہر کیا ہی کہ مین عموماً اس تجویز اور اسی قسم کی ایسی دوسری تجویز ذات سے ہمدردی اور اتفاق رکھتا ہون جنکا مقصد یہ ہے کہ علم کے ساتھ نیک خلقی و پاکدلی کو شریک کیا جاے اور تعلیم سے مذہب کو الگ کردینے کے میلان کو روکا جاے - ملک ہند مین گورنمنٹ برطانیہ نے یہ عہد کرلیا ہی کہ بلحاظ مذہب کسی کی جانبداری نہ کریگی مگر اس اصول مین اس سے خلل نہین آتا ہی کہ آپکی سی جماعت متعلقہ علوم مذہبی کو اس غرض سے اعانت

دی جاسے کہ مذہبی تعلیم کے ساتھہ دنیوی تعلیم بھی دیا کرے بشرطیکہ وہ امداد جو گورنمنٹ سے ملے
محض دنیوی تعلیم کی اغراض کے کام مین لائی جاسے اور مذہبی تعلیم اور دنیوی تعلیم مین صاف
فرق کردیا جاسے اور جو روپیہ بہبودی تعلیم کی غرض سے ہون اُنکا ایسے عہدداران گورنمنٹ
کو جو معائنہ کی غرض سے مقرر کئے جائین ہر وقت معائنہ کرنے دیا جاے - ان خیالات کے لحاظ سے
اور اس اُمید سے کہ آپکے دار العلوم سے ایسے عربی و فارسی کے عالم دستیاب ہونگے جو
اسکولون مین پڑہانے کے کام کیلیے مفید ہو سکتے ہین گورنمنٹ نے یہ تجویز کریا ہی کہ آپکو وہ زمین
دے جس پر اسوقت ہم سب موجود ہین اور آپکے دار العلوم کے قائم رکہنے مین مدد دینے
کیلیے سالانہ رقم عطیہ دے -

ایسے دار العلوم مین جسکا مقصد تعلیم ایسی ہو جیسی کہ ندوہ دینا چاہتا ہی کچہ عجب نہین ہے
کہ آیندہ زمانہ مین ایسی استعداد کے عالمون کا فرقہ پیدا ہو جو وحی و الہام کی سائنس زمانہ حال کے
ساتھ اور روایات کی ایجادات کے ساتھ اور پُرانی کتب دین کی نئے خیالات کے ساتھ مطابقت و
اتحاد ظاہر کر سکین - ایسی جماعت علما کی ضرورت اس وقت بھی اس غرض سے ہے کہ وہ اختلافات
پیدا نہ ہونے دے جائین جو ہمیشہ درمیان اُن لوگون کے جو سخت اصول کے پابند ہین اور
اُن کے جو تعبیرہ رعایت کرتے ہین پیدا ہوتے رہتے ہین -

بے تحملی او تعصب ترقی و اصلاح مین سب سے زیادہ خلل انداز ہوتے ہین اور اس سے نہ صرف

رعایا بلکہ حاکم کو بہت فائدہ پہونچ سکتا ہے کہ ایسے وسیع الخیال علماے مذہبی کی جماعت
پیدا ہو جنکے اثر سے ضرور اُن اشخاص کثیر التعداد کی ترقی اور تہذیب مین مدد ملیگی جو علمار سے ہدایت
چاہتے اور مشورہ کیا کرتے ہین - آپ سب صاحب اس سے واقف ہین کہ ممالک مشرقی اور مغربی
دونون مین اختلافات مذہبی سے دنیا کی ترقی مین خلل پڑتا رہتا ہے اور ملک انگلستان کی تواریخ
مین بہت سے جنگ و جدل و نزاعات کا حال لکھا ہے جو اختلافات مذہبی سے پیدا ہوے - مجھے
اسکی اُمید معلوم ہوتی ہے کہ اب وہ زمانہ آگیا ہے جسمین لوگونکو دوسرونکے عقاید و رسوم کا پاس و
لحاظ ہوتا جاتا ہے اور اب لوگ یہ سمجھنے لگے ہین کہ ایسا اتفاق و اتحاد جو باہمی درگذر و حلم و تحمل
سے پیدا ہوتا ہے رفاہ عام کے لئے بہ نسبت اسکے زیادہ مفید ہے کہ ہر فریق اور فرد اپنے
ہر ایک عقیدہ کی تعمیل پر خواہ وہ نہایت ضروری نہ بھی ہو پورا زور دے اور اصرار کرے - گو اس سے
دوسرون کو ملال پہونچنے کا اندیشہ ہو - ابھی دو ہی روز ہوے کہ دولت برٹانیہ کے وزیر سررشتہ
تعلیم سے یہ معلوم ہوا کہ انکو یہ توقع ہے کہ نئے مسودہ قانون متعلقہ تعلیم عام مین جو ابھی پارلیمنٹ
کے ہاؤس آف کامنس (یعنی جماعت قائم مقامان عوام) مین پیش ہوا ہے ایسا تصفیہ
باہمی داخل ہوگا جو مستقل قسم کا ہوگا کیونکہ کسی ایک فریق کو دوسرے پر غلبہ نہین ہوا ہے اور
اسمین سب نے دوسرون کے خیالات کے لحاظ سے رعایات مدنظر رکھی ہین - آپ صاحبون کو
معلوم ہے کہ لکھنؤ مین شیعہ اور سُنیون کے نزاعات کی وجہ سے جو عرصہ سے مسلم طور پر چلے

آتے ہین اضطراب و پریشانی پہیلی ہے - آپ نے فخر کے ساتہہ جو بالکل بجا ہے بیان
کیا ہے کہ دارالعلوم کے طلبا اور مدرس ان قابل افسوس اور حقیر جھگڑون مین شریک ہونے
سے محترز رہے ہین اور نیز یہ بیان کیا ہے کہ آپکے ندوہ کے علما ہمیشہ صلح و اتحاد کا وعظ و
نصیحت کرتے رہے ہین - ہر دو فرقون کے درمیان جن معاملات کی نسبت نزاع ہے
اُنکی تحقیقات اسوقت ایک منصف عدالت کر رہی ہے اور مجھے توقع ہے کہ وہ ایسا
تصفیہ کر سکیگی جنسے یہ اختلافات ہمیشہ کیلیے جاتے رہینگے - اب ایسا زمانہ ہے کہ پیروان
مذہب اسلام کو مناسب ہے کہ اتفاق کر کے چھوٹے چھوٹے امور باعث اختلاف کو فراموش کر دین
اور متفق و متحد ہو کر کل قوم کی عام بہبود و رفاہ کے لیے سعی و کوشش کرین - مین توقع کرتا
ہون کہ کل صاحبان ذی رسوخ جو آج یہان موجود ہین پوری کوشش جو اُنکے امکان مین
ہے اس غرض سے کرینگے کہ اُس کمیٹی کی سعی و محنت کا جو فی الحال منعقد ہے یہ نتیجہ ضرور
نکلے کہ مستقل قسم کا تصفیہ اُمور نزاعی کا ہو جاے -

جس تپاک و گرموشی سے آپ صاحبان نے میری آمد کی تعظیم کی ہے اُسکا مین
مشکور ہون اور آپکے اُس اظہار شکریہ سے مجھکو بہت مسرت ہوئی جو اُس زمین کے ملنے
کی نسبت آپنے کیا ہی جو گورنمنٹ نے آپ کو عطا کی ہے - تمام ملک ہند سے آپکے
مذہب کے اور لوگون نے بہی میرے پاس مراسلات بغرض اظہار شکوری بھیجے ہین اور

اِس موقع پر مین اُنکے موصول ہونے کا شکریہ کے ساتہہ اعتراف کرتا ہون - اس امر کے
معلوم ہونے سے مجھکو خوشی ہوئی کہ آپکے مذہب کے والیان ملک سے بہت فیاضانہ مدد
آپ کو ملی ہے اور بالخصوص ہز ہائینس بیگم صاحبہ بھاولپور سے انہین بیگم صاحبہ
کی اعلیٰ فیاضی سے ہم اس قابل ہوے ہین کہ آج یہ رسم نصب سنگ بنیاد ادا کر رہے
ہین جسکی غرض سے ہم سب جمع ہوے ہین - یہ معلوم ہونے سے مجھکو بہت خوشی ہوئی
کہ لکھنؤ کے حکام سول آپکے ندوہ سے توجہ اور مہربانی کے ساتھ سلوک کرتے رہے
ہین - ہمارے اس جلسہ کا افتتاح اس طرح ہوا کہ قاری صاحب نے چند آیات آپکے
مذہبی کلام پاک مین سے پڑھین - مین اب اُنسے درخواست کرتا ہون کہ چند مناسب
موقع آیات قرآن شریف کی پڑھکر اس کلام کی انجام دہی کیلئے دعاے خیر و برکت کرین اور
بعد اسکے مین سنگ بنیاد نصب کرونگا اور میری خواہش دلی ہے کہ جو دار العلوم یہان
قائم ہو اُسمین ہر طرح کامیابی حاصل ہو -
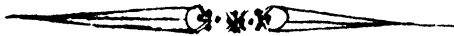
اشتہار چھپائی مطبع شمسی آگرہ

پاک پروردگار کا ہزار ہزار شکر ہے کہ مطبع مذکورۃ الصدر کو جاری کئے ہوئے ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہے کہ چار دن طرف سے کتابین بغرض طبع آنی شروع ہو گئین - اگرچہ ہمارا ایک مطبع اسی نام کا حیدرآباد دکن مین اپنے فرض منصبی کو ادا کر رہا ہے اور عرصہ بارہ سال مین اتنا مشتہر ہوا اور اتنا کام ملا کہ ایک مطبع آگرہ مین بھی جاری کرنے کی نوبت آئی -

مطبع شمسی آگرہ کی چھپائی کا نمونہ یہ کتاب خود موجود ہے - ہمین چھپائی - لکھائی صفائی کی تعریف کرنے کی کوئی ضرورت نہین - جب چیز سامنے موجود ہے قدردان خود اچھے برے کو پرکھ لین گے - اب رہا نرخ وہ بھی اتنا سستا کہ لوگ تعجب کرینگے - اگر کتاب کی تعداد دو ہزار ہے تو اعلیٰ درجہ کے چکنے ولایتی کاغذ پر جسکی چھپائی لکھائی مثل اس کتاب کے ہوگی ایک روپیہ کے ۴۵ جزو اگر تعداد ایک ہزار ہے تو ۴۰ جز

جن صاحبون کو ہمارے آگرہ کے کارخانہ مین کتاب - نقشہ - فارم طبع کرانا ہو وہ منتہر سے خط و کتابت کرین مگر صاحبان حیدرآباد دکن کو خط و کتابت کی بھی تکلیف نہ اٹھانی پڑے گی کیونکہ محمد ابراہیم خان اکبرآبادی مالک مطبع شمسی بازار شیدی عنبر حیدرآباد دکن مین موجود ہین جنسے ہر معاملہ بالمشافہ نہایت آسانی کے ساتھ طے ہو سکتا ہے -

المشتہر

محمد بشیر الدین خان منیجر مطبع شمسی آگرہ

کتب خانہ جامعہ عثمانیہ